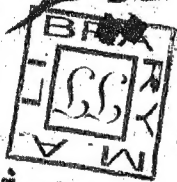






وَاللّٰهُ يَهْدِي لِمَنْ يَّشَاءُ صِرَاطًا

# استقصار مع جواب جواز مولود



مترجم و مؤلف

عالم الہی فاضل لدعوی۔ جامع کمالات صوری و سنوی جناب مولانا سید  
حسن حیات جہادات فیوضہ۔ خلف الرشید واقف نکات لغتوف امیر  
خفی و حلی حضرت مولانا سید سلیمان شاہ صاحب اذن + +  
+ بھلوانی شریف ضلع پٹنہ

۳۲۰ سالہ ہجری

نامی مطبع نیر اعظم مراد آباد میں اس ابن علی پریس  
کے انتہام سے طبع ہوا



مستند

اول مرتبہ پکڑا گیا ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء

۶۲۹۸۶

URDU STACKS



۷۹۷  
۱۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا اَوْ مُصَلِّيًا

مولود شریف کے متعلق ہفتا

کہا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اس مہبت کثافتی سے مولود شریف کرے جیسا کہ فی زمانہ اعرام میں ہوتا ہے یعنی ذکر مولود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں اور اس مجلس میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ پھول دھار و عود وغیرہ لاتے و جلاتے ہیں۔ اور قیامت ذکر ولادت کرتے ہیں۔ و دن و ماہ و تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن و حدیث و قول فعل صحابہ و قول و فعل بزرگان دین سے ثابت کر کے

جواب دین۔ فقط

الجواب

آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر

موجب بہتران فرحت و سرور و برکت ہے۔ اور حضرت مسئلہ میں بھی کوئی امر  
خلاف شرع۔ اور منافی حکم خدا و رسول اور ارہائیس ہے۔ اسلئے مولود  
شریف بہیات کذا یہ جائز و درست و سندوب ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی  
فرنگی مغل رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجموعہ فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ توبیہ  
کنیزہ ابولہب چون خبر ولادت با سعادت بہ ابولہب رسانید او خوش شدہ  
آزاد نمود۔ بعد موش بخواب دیدند و از حال پرسیدند۔ گفت کہ از روز  
موت بعداب گرفتارم۔ لیکن شب ہر دو شنبہ بہ برکت خوشی سپلا و  
شریف تخفیف عذاب است۔ ہر گاہ بفرحت مولانا سرور ابولہب شرفی تخفیف  
عذاب بند پس احدی انامت او کہ ببول او سرور۔ سرور خواہد کرد بحسب  
مقدرت و محبت آنحضرت خج خواہد کرد۔ چگونہ بدیجا علی نہ خواہد رسید  
قال الذی صلعم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلا یجربھا و الجبرین علیھا  
کذا قال المحدث ابو الفرج بن الجوزی الشیخ عبدالحق المحدث الذہلی  
و غیرہما (جلد ۳ ص ۱۳۲)

یعنی ابولہب کی توبہ نے جب حضور صلعم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو وہ  
خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا۔ اسکی توبہ کے بعد لوگوں نے خواب میں حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ  
آپ کی ولادت کی خوشی کی برکت سے ہر شب دو شنبہ کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔  
تو جب ابولہب کو تخفیف عذاب ہو تو اگر کوئی او کی امت کا آدمی آوے تو اسکی سپلا کی خوشیاں  
منائے۔ اور آپ کی محبت میں حسب قدرت خرچ کرے۔ تو اسے کیونکر نہ اجر  
عظیم ملے گا۔ تمام محدثین ایسا ہی کہتے ہیں۔ ۱۱

اور دوسری جگہ بڑی تہید و اثبات مقدمات کے بعد فرماتے ہیں کہ ذکر مولود شریف ہرگز بدعت صلاحت نہیں دو چہ سو۔ ایک یہ کہ ذکر مولود عبارت اس سے کہ بیان کر نیو لا قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حدیث پڑھ کر اوس کی شرح میں کچھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور زیادہ تر آپ کی ولادت باسعادت کے احوال و خوارق و مثل ان کا ذکر کرے۔ اور اس کا وجود زمانہ نبوی و زمانہ اصحاب رضی اللہ عنہم بھی تھا اگرچہ وہ صحیفہ و مجلس و محفل مولود کے نام سے ہی تھی۔ بہرین من حدیث یعنی نہیں کہ صحابہ اپنی مجالس میں فضائل نبویہ و کیفیات ولادت احمدہ بیان فرماتے تھے۔ اور صحاح میں مروی ہے کہ حصہ رانورہ روحی فداہ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو مسجد میں خبر پہنچایا اور انہوں نے عرایح نبویہ نظم میں پڑھیں۔ اور اس پر حضرت نے انھیں دعا دی۔ اور یوں ان حسان کے دیکھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ کوئی قصائد میں حصہ رانورہ کے معجزات و کرامات و کیفیات ولادت وغیرہ موجود ہیں۔ پس ذکر مولود اور رعباب حسانؓ کے ممبر پر تصدیق و توثیق ہے۔

مین کوئی ایسا فرق نہیں معلوم ہوتا۔ مولود شریف میں بھی ایسا ہی تھا یہ حدیث غویہ و نبویہ سے اتنا میں ضرور کہہ چکا کہ سند و شان سے موجودہ طریقہ ذکر میلاد میں عوام ان اس واسطی بہت افراط و تفریط کرتے ہیں۔ مولود خواہی کتاب کہوں گے تلاوت کی طرح پڑھ دیتا ہے۔ غلط اور غور و تدبیر سے بھی جاری ہیں۔ لوگ مولود سننے کو جاتے ہیں۔ لیکن محفل میں کہیں کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا نام نہ لیا جاتا ہے مگر دو دو سلام ہی ہیں جس سے اور کچھ جیسے برائی سے بچتے ہیں اور ادب و توقیر کا خیال نہیں کرتے وغیرہ لکھا۔ اسی بات کو کہنے مسلمانوں کو ضرور برہنہ لازم ہے۔ ورنہ تو اس بات کے بد سے عذاب کے سختی ہو گئے مولود و شریف کے بیان کا طریقہ وہ ہے جسے مولانا عبدالحی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ اور بیا کہ

صاحبو! بعض بزرگان دین ذکر سیلا و خیر الشیر کو قرآن پاک کی رو سے ضروری اور لازمی ثابت کرتے ہیں۔ پارہ چہارم میں خداوند عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ**، **الْأَلِیَّہُ** یعنی خدا نے مسلمانوں پر بڑا ہی فضل و کرم اور احسان کیا کہ انہیں اپنی ہی ایک سے جان بھیجا۔ اور دوسری جگہ سورہ النحل میں ارشاد ہوتا ہے: **وَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ**، اور لوگوں سے اپنی پروردگار کے احسان و فضل و کرم کا تذکرہ کرتے رہنا، یہی شکر گزار کا ایک طریقہ ہے۔ اور دوسری جگہ واذکرہ العبدۃ اللہ علیکما کہ ذکر و نعمت و فضل الہی کا جو پتہ ہے، اب ان دونوں آیتوں کے ملانے سے حاصل یہ ہوا کہ جو تکلم حضرت کا اس عالم میں تشریف لانا خدا کی ایک جری نعمت ہے۔ اسلیٰ اسکا تذکرہ کرتے رہنا چاہئے!

اب رہا شیری تقسیم کرنا پھول اور مار و عید و لانا۔ اور عود و خوشبو جلانا۔ تو ہماری پاک بصریعت میں ان چیزوں کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ چھائی شیری اور طیب خوشبو کو صحت و آواز و صلح بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اس کوئی امر خلاف شرع نہیں ہے۔ لہذا یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔ اور کتاب الفی الاوامر میں یوں لکھا ہے کہ: **زینت نفس و تقسیم شیری کے سنہ ہونے پر یہ آیت صریح دلیل ہے قل مرحبہم زینتہ اللہ اللہ الخرج لعبادہ و الطیبات الخ**، یعنی کہہ دو کہ جسے حرام کی خدا کی زینت کو جو نکالی ہو اپنے بندوں کے لئے اور پاکیزہ رنق کو، اس آیت کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ نقل و زیبائش اور عمدہ کپاسے کی چیز کھانا اور کھانا کسی وقت میں حرام نہیں لیکن ہر وقت تو کوئی یا مقرر نہیں سکتا البتہ مواقع و احوال

سروریں کرتے ہیں اور حضرت کے ذکر و اکرام و مقدم شریف سے بہتر کوئی نافرحت و سرور کا حق  
 ہوگا الخ، "اوساى کتاب میں ہے کہ "کہا امام نذری رح کے استاد و افظ ابو شامہ نے  
 مَا يَفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الْمَوْافِقِ لِيَوْمِ مَوْلَاهُ صَلَاحٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْهَيَارِ  
 الزَّيْنَةِ وَالسُّورَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَهَا فَيَكُونُ الْخَسَانُ مَشْهُرًا بِحَبِثِ صَلَاحِ  
 وَتَعْظِيمِهِ فِي فَلْيَا عِلْ ذَلِكَ وَيَشْكُرُ اللَّهُ عَلَى مَا صَنَعَ بِهِ مِنْ الْإِحْيَاءِ دُرِّ مَوْلَاهُ  
 کہ جو کچھ کیا جائے تاریخ ولادت صلح میں صدقات اور زیبائش اور خوشی سے بہار جو پہلائی  
 و نیکی کے کیا اور فاقہ کہ اس کو ظاہر ہوتا کہ اس کے دس آنحضرت کی محبت و تعظیم پر  
 اور یہ کہ وہ اللہ کا شکر کرتا ہو کہ اس نے ہم پر یہ احسان فرمایا کہ ایسا رسول میری طرف پہنچا  
 اور اسی میں ہے کہ صاحب تفسیر مروج البیان نے سورہ فتح میں لکھا ہے کہ وہ دس تعظیم  
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِ الْمَوْلِدِ بِمَعْنَى حَضْرَتِ كِي تَعْظِيمِ مِنْ دَفْلِ هُوَ يَهِيَ كَيْ آبِ كِي لَا بَت  
 با سعادت کا ذکر کیا جائے۔ تحقیق الحق میں ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کھتے ہیں اور  
 اسی کو علامہ حرمین نے حرمین نے اپنے فتووں میں نقل کیا ہے کہ قد تَبَيَّنَ الْكَلَامُ  
 فِي تَرْغِيبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ قَالَ فَلَا زَالَ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَالْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ  
 وَالشَّامِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَتَحَفَّلُونَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ  
 وَيُفْرَحُونَ بِهِ" یعنی ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین اور مصر و دین اور شام اور کل بلاد  
 عرب کے لوگ مشرق سے مغرب تک محفل میلاد کرتے ہیں۔ اور ماہ ربیع الاول کے آئینگی  
 بڑی خوشی کرتے ہیں الخ،

مسلمانوں پہی حال دن تاریخ ماہ مقرر کریندے۔ اور داعی یعنی لوگوں کو مجتمع کرنے کا ہے  
 واضح ہو کہ مولود شریف کا یہ طرہ خاص البتہ قرونِ آئندہ میں نہ تھا۔ لیکن یہ طریقہ تیسرے۔ یہیں  
 کوئی بات موجب گناہ یا خلاف تعلیمِ اسلامی نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت میں داعی کا خیر کیلئے منع  
 نہیں بلکہ ثابت ہے۔ چنانچہ جناب مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ”وشرع  
 اجتماع مردم برای فرحت و مژگانہ است،، وہم گاہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہما رسولِ مہتمم  
 کو چہ بازارِ اطلال و عطر و بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔ لہذا اہل شرع اجازت آن  
 می دهند و این را بدعت مندوی می شمارند و فاعلش مناب و ماہر راست“ (مجموعہ فتاویٰ  
 جلد ۳) کہ شریعت میں فرحت و مسرت کے لئے لوگوں کو جمع کرنا آیا ہے۔ اور کبھی کبھی جناب بلال  
 حضور کے عطر کی اطلال داعی اکوچہ بانا میں کرتے تھے۔ لہذا اہل شرع  
 اسکی اجازت دیتے اور اس کو بدعت مندویا کہتے اور اس کے فاعل کو مناب و ماہر  
 سمجھتے ہیں،، نیز لوگوں کا اجتماع داعی نشرِ علم کے لئے احادیث بھی جو ثابت ہے۔ اور اہل  
 بیان سیلا ذخیر البشر نشرِ علم کا ایک فرد ہے۔

مجموعہ فتاویٰ میں ہے کہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ جب حضور کے مرضِ موت میں سورہ  
 اذا مار نازل ہوئی تو حضرت صلعم حبشہ کے ان ممبر پر شریف لائے۔ بلال رضی  
 اللہ عنہ نے دین میں تمام شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سننے کے لئے تمام مرد و زن چہرے  
 بڑے جمع ہوئے۔ آپ کو جو فرمایا تھا فرمایا، اس حدیث سے اجتماع مردم اور تفرقہ مردم بھی  
 ثابت ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عطر کے لئے حجرات کا دن مقرر

کیا تھا اور ہر پیشینہ کو وعظ فرماتے تھے۔

رہا قیام کا مسئلہ۔ تو قیام کو کوئی فرض و لازمی۔ اور اس کے تارک کو سخت عذاب نہیں کہتا؛ لیکن بزرگانِ دین نے یہ ایک ادب رکھا ہے۔ علماء حرمینِ شریفین کا معمول ہے کہ جب ولادت کا ذکر آتا ہے تو ذوق و شوق میں کھڑے ہو جاتے۔ اور حضورِ روحیؐ خداہِ بجلوۃ و سلام بڑھتے ہیں۔ اور میں کوئی حرج شرعی یا گناہ۔ یا اسکا کہیں ممانعت نہیں ہے۔ نہ یہ معاذ اللہ شرک و کفر ہے۔ امامِ برجی رحمۃ اللہ علیہؒ نے رسالہ مولدین فرماتے ہیں و قد استحسن القیام عند ذکر مولد الشریف المتمدن و روایۃ الخ کہ حضور کے ولادت کے ذکر کے وقت قیام کو بڑے بڑے ائمہ و روایات نے محسن کہا ہے یا کذا فی مجموعۃ الفتاویٰ و تحقیق الحق و دفع اللادوام۔ اور کتاب تحقیق الحق میں ہے کہ ”حضرت امامِ زین العابدینؑ فرماتے ہیں استحسن العلماء القیام عند ذکر مولد الخ و قال العلماء المحند بن عبد ذکر الخ صلیم القیام واجب الخ“ یعنی علماء حنبلیہ نے قیام کو واجب کہا ہے اور یہ جو ائمہ اس کی جاتے ہیں کہ فاصکر اوسی وقت جبکہ ولادت کا ذکر ہوتا ہے تم کون کھڑے ہوتے ہو۔ شروع سے آخر تک واجب جب نام نہی لینا چاہئے کیوں نہیں کھڑے ہوتے تو صاحبِ دفع اللادوام لکھتے ہیں کہ ”جواب اسکا یہ ہے کہ قیام کرنا ہمارا فاعل اس موقع میں اس نسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی یہ ہیں کہ اب اس عالم میں شریف لای۔ اور تشریف آوری کی عظمت کو تشرعاً نسبت سے قیام سے۔ اور ہر فرقہ کے نام لینے میں یہ نسبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ اب کا پیدا ہونا رحمتِ عامہ پر و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

دوسرے ملکوں تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور رحمت و فضل الہی پر فرحت و سرور کرنا نایت ہی  
 قلی بفضل اللہ وبرحمۃ اللہ فلیقرحوا کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت کے  
 ساتھ (موسین) فرحت و سرور کریں، یہ ذکر بشارت رسان (دولادت شریف) کا بیان  
 شکر اظہار فرحت و سرور کے لئے قیام کرنا اور بات ہی اور خدای تعالیٰ کا بجا کھڑا ہونا اور بات  
 سے یہی وجہ کی کہ صورت کوئی شخص روایت میلاد کو بطور کتب و تاریخ مطالعہ کرے یا دوسرے  
 کو قیام دے یا بطریق اخبار خوانی پڑھ کر سناوے وغیرہ ان صورتوں میں قیام کا دستور نہیں  
 ملتا کہ یہاں ذکر و سماع کا مقصد صرف اطلاع حال ہے نہ اظہار سرتہ سرور  
 اور جلبتہ میلاد شریف کا مقصد فرحت و سرور و شکر و منت الہی کا اظہار ہی ہے۔ الخ،  
 اور حضرت اہل کشف و شہود قیام کی وجہ یہ کہ وہ یہی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنی جگہ  
 پر وہ بھی بہت درست ہے لیکن عوام کو اس کو سرور کا نہیں۔ ان حضرات کو کبھی کبھی ایک  
 اور ہی لذت پیدا ہوتی ہے۔ من ذاق ذاق حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب نہج  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں۔ "مشراب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شراب پڑا ہوں بلکہ ذیہ  
 برکات سمجھ کر ہر سال مستعد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔"  
 المتحضر مولود شریف کا یہ طریقہ کہ دن و تاریخ و ہر پھر کرتے۔ لگو لگو جمع کرتے خوشبو  
 جلاتے۔ اور دستوراً تو رسول اللہ علیہ السلام کے فضائل و معجزات و احوال و کیفیات و حالات  
 باسعادت (مگر صحیح صحیح روایات سے) بیان کی جاتی ہیں۔ اور وقت ذکر و لذت کے  
 قیام کرتے ہیں۔ (اگر رسول خدا صلعم کو اس وقت حاضر ناظر نہیں جانتے) اور حاضرین

میں شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ بیک درت و طالعہ مذکورہ کو کہتے ہیں۔ تمام کا برتلف۔ ہر گھان میں  
 علامہ صوفیہ محمد بن شمس علامہ امام ابو الخیر سخاوی۔ علامہ ابن المطہر۔ علامہ بخاری  
 امام حلال الدین سیوطی۔ امام نووی۔ علامہ حافظ ابوشامہ۔ امام شمس الدین صاحب  
 مصنف حصین۔ شیخ ابن حجر عسقلانی۔ ملا علی قاری۔ امام سطلانی۔ امام ابو سعید یارانی  
 امام بزرگنجی۔ ابو ذر عرائی۔ صاحب مجمع البحار۔ حافظ عماد ابن کثیر۔ علامہ اسماعیل افند  
 شیخ المشایخ علامہ عمر مصلی۔ شیخ المائیکہ ابو محمد بن عبد العزیز بن عبد السلام ملقب بہ  
 سلطان العلماء۔ حضرت شاہ ولی اللہ۔ حضرت شیخ عبدالحی۔ علامہ ابن خلدی۔ علامہ  
 برهان الدین جملی۔ علامہ محمد بن یوسف شامی۔ امام قرطبی۔ ابن حجر عسقلانی۔ علامہ ابو خیر  
 کاشانی دمشقی حنفی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز۔ مولانا عبدالحی۔ حضرت حاجی اماد اللہ صاحب  
 وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم جمعین کے اور تمام علمائے مصر و شام و روم و اندلس۔ اور مولانا  
 حرمین شریفین مولود شریف کے قابل فاعل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔  
 کئی مہینے ہوئے کہ اہل حدیث امرتسیرین بھی استغفار سے جواب شلیح ہوا تھا جس میں  
 لکھا جانے لگا کہ حضرت کے احوال صرف ولادت ہی نہیں۔ مہاجر۔ ہجرت۔ معجزات وغیرہ  
 سب آنحضرت کے احوال ہیں۔ انہیں سے صرف تذکرہ ولادت کو کیا خصوصیت ہے کہ اس کا نام  
 مجلس خاص ہوئی ہے الخ۔ واضح ہو کہ حضور اقدس کے جتنے احوال ہیں سب کا ہم مسلمان  
 بیان کرتے ہیں۔ اور مولود شریف میں بھی حضرت کے بعض دیگر احوال بیان کئے جاتی  
 ہیں۔ اور مولود شریف میں سوائے ذکر نبوی کے ہرگز اور کوئی خصوصیت ملحوظ نہیں

(جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے) یہ جو اعتراض کیا گیا ہے کہ "ہمیں کا نام مولود شریف" ہے کیوں  
 رکھا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ گواہی میں حضرت کے سبب سے فضائل و غیرہ کا بیان  
 ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اہل سنت میں ولادت باسعادت ہی کا ذکر ہوتا ہے۔ ولادت  
 باسعادت کا خاص ذکر بیان اسلئے کیا جاتا ہے کہ یہ خداوند کی ہمہ پرست بڑی نعمت اور بڑا  
 فضل احسان ہے۔ اور یہی (ولادت باسعادت) ہماری تمام خیر برکت کا باعث ہے  
 پہلا سکا ذکر اور اس ذریعہ کو ہم خدا کا شکر کیوں نہ کریں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسکا ثبوت ہرگز فریست میں نہیں۔ اور جبکا ثبوت شریعت میں  
 نہیں وہ محض دبعث ہو اور جو بدعت ہو وہ ضلالت و گمراہی کی کل مبعوث ضلالت کا الخ  
 حضرات! تحذیر! اس امر کو کہتے ہیں کہ جس کا وجود نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
 میں ہو نہ صحابہؓ یا میں سے، زمانوں (قرون) ملتے ہیں اور یہ کتاب سنت و اجماع  
 و قیاس (ادلتنا) سے اسکی کوئی اصل ثابت ہو۔ علامہ سید شریف رحمانی شمسکوہ  
 شرح حدیث میں حدیث فی لزنا ہذا مایس منہ منہورد "میں زمانہ میں" المعنیان "میں  
 الحدیث فی الاسلام رأیاً لہ کیوں کہ میں الکتاب والسنة مسند طائفت  
 او خفی مکتفہ کو مستنبط فقہ و مروجہ علیہ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے  
 کہ جو کوئی اسلام میں کوئی نئی بات پیدا کرے جسکی کوئی سند کبلی یا بوشیہ۔ ملحوظ رہتی  
 صرفاً دلفظاً موجود ہو، یا مستنبط قرآن و حدیث سے نہو تو وہ امر سی برہوت ہے  
 مولانا عبدالحی مجاہد فتاویٰ میں نقل کرتے ہیں کہ حامل معنی ابن صفی شریع

اربعین نو دیس کہتے ہیں فان قلت کہ اشہر ان البدعۃ فوعان حسنۃ و سنیۃ  
 فكيف يكون كل بدعة ضلالة بلا تخصيص قلہ المراد من البدعۃ فی الحدیث  
 البدعۃ الشرعیۃ وہی ما لیس لہ دلیل شرعی و کل ما فعلہ الشایع او امر بہ  
 فهو بدعۃ شرعیۃ کہ اگر تم کہو کہ مستثنویہ کی بدعت کی دو تین میں حسنہ و سنیۃ  
 تو پھر یہ بدعت بلا تخصیص ضلالت کیوں نہ ہوگی؟ تو مجھے سنو! اس حدیث (کل بدعۃ ضلالۃ)  
 میں بدعت سے مراد بدعت شرعیہ ہی۔ اور شرع میں بدعت وہ امر ہے جسکی کوئی دلیل شرعی نہ ہو  
 اور جس امر کا فائل یا آمر شرع ہو وہ بدعت شرعیہ نہیں ہے اور حافظ ابن حجر بھی ہماری  
 سند سے فتح الباری میں کہتے ہیں "قوله من احدث حدثاً اى فعل فعلاً لا اصل له  
 فی الشرع" کہ من احدث سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل کرے جسکی اصل شرع میں نہ ہو مجموعہ  
 فتاویٰ اور فتح الباری میں ہے والمراد بها ما احدث کس لہ اصل فی الشرع نسبی فی عرف  
 الشرع بدعۃ و ما کان لہ اصل فی الشرع فلیس بدعۃ و البدعۃ فی عرف الشرع مذمومہ  
 مختلف اللغۃ، کہ دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے اور شرع میں اسکی اصلیت نہ ہو تو اسکا  
 نام بدعت شرعیہ ہے اور جسکی اصلیت ہو وہ بدعت نہیں ہے بدعت شرعیہ میں مذکور مختلف لغت (بدعت شرعیہ) کا  
 الصفت میں ہے۔ قال الشافعی مع ما احدث و خالف کتاباً او سنة او اجماعاً او  
 انشأوا البدعۃ الضالۃ و ما احدث من الخیر لہم یخالف شدیداً من لک  
 دفعی البدعۃ المحمودة، اور ایسا ہی علامہ مصلاتی نے بھی لکھا ہے کہ امام شافعی صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین میں جو نئی بات پیدا کرے۔ اور قرآن۔ یا حدیث

یا اجماع۔ یا اثر۔ کے مخالف ہودہ بدعت ضالہ ہے۔ اور جو کوئی پہلی بات ہو اور اسکے مخالف ہو تو وہ بدعت محمودہ ہی (کشاف جلد اول) اور ایسا ہی قطعا فی نے ارشاد ہی ساری میں لکھا ہے۔ چنانچہ اسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شواج پر ہے دلو کو نہ دیکھ کر غم ابدی فرمایا تھا۔ اور جنگ یامہ میں جب بہت سے حفاظ و قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمر نے جناب ابوبکر کو صلاح دی کہ قرآن جمع کیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے کہا: ”میں کسی ایسے کام کو جسے رسول خدا نے نہ کیا ہو کیونکہ اگر وہ نہ ہو تو کیا واللہ ہو خیر“ سمجھایا کہ خیر ہے۔ چنانچہ قرآن جمع ہوا۔ لہذا قاری رح فرماتے ہیں ”ای ہا جمع فی مصحف“ الامام مصحف اھا کہ تہ لکن لاجل المعظیۃ یعنی قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا اگرچہ بدعت ہے لیکن چونکہ حفظ قرآن کے خیال سے ہے لہذا پر مہین ہے۔ صاحب کشف زائفین کہ حامل کلام یہ کہ جو امر حادث موافق اللہ اور علی کے ہو اور اس کو کوئی محدث و شری لانہم دانستے وہ بدعت حسنہ ہے اور جو مخالف ہو مری یا اثر آؤدہ بدعت سیئہ ہے۔ بدعت کے پنج احکام میں بعض بدعات واجب ہیں جیسے علم عرب و لغت و ادب و فیو کا قسم و تعلیم کہ ہم قرآن و حدیث ان پر فہم ہیں۔ بعضے حرام ہیں جیسے مہال بدیع جریہ و قدرہ وغیرہا۔ بعض مباح جیسے حمد کثیر ہے۔ پسنا۔ اچھی فناء و فیو کہنا۔ بعض مکروہ جیسے نقش و نگار مساجد و مصاحف وغیرہ۔ اور بعض نے اسے مباح میں داخل کیا ہے۔ اور بعض سختی و مذہب میں جیسے مدرسے۔ مسافرانہ و بیرونیانہ وغیرہ۔

لفرد المحدثین بن ہو کہ سعد الدین نقاشی نے شرح مقاصد میں لکھتے ہیں "المبدیۃ المذمومة  
 ہو المحدث فی الدین من غیر ان یکون فی عهد الصحابة والتابعین وللاول علیہ دلیل  
 الشرعی" یعنی بدعت مذمومہ وہ ہے جو دین میں پیدا ہوئی ہو۔ اور اسکا وجود نہ صحابہ نہ  
 تابعین کے زمانے میں ہوا اور نہ اسکی کوئی دلیل شرعی ہو اور ایسا ہی جیسا الانبراؤ وغیرہ  
 میں ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ  
 و تحیات نے فرمایا کہ میں ابتداء بدعت ضلالتہ لاجرم تھا ہاں اللہ و رسول کا نام علیہ  
 من الاثر ہے یعنی جو شخص کسی بدعت ضلالت کا بانی ہو کہ جس سے خدا و رسول راضی ہو  
 تو اس پر گناہ ہو گا الخ اس حدیث بن صریح قید بدعت ضلالت کی ہے۔ چنانچہ حضرت  
 شیخ عبدالحی محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ کہ سیکہ بدعتی  
 پیدا کہ بدعت ضلالت کہ ماضی تہمت از ان خدا و رسول بخلاف بدعت حسنہ کہ  
 ہر وہ صلوٰۃ دین و تقویٰ و ترویج آن با سند صحیح،

کتاب الہود والموثقیں، بن امام محمد باب شرفانی رحم بدعت کی بحث میں لکھتے  
 ہیں "و دیننا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبق سنتہ حسنة فله اجرہا  
 واجرم من عمل بها الى يوم القيامة فاباح لعلامة ائمة ان یبتدوا کلمات و  
 حسنا و بدعتا و جعل لہم اجر ما یبتدوا عنہم و اثنای من عمل بذلك کہ ہمارے پیل  
 کے عمل بدعت ضلالت نہیں ہو، یہ ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے  
 کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا۔ اور اس پر لوگوں نے عمل کیا تو اسکو اس طریقہ کے

جاری کرنا اور چننے والے پر عمل کرنا سب کا ثواب بلا اس کے کہ ان میں سے کسی ایک کے  
 ثواب میں سے کچھ کسی ہو لیکن (یہ حدیث صحیح مسلم میں مروی ہے) تو آنحضرت نے اپنی علمائے امت  
 کیلئے یہ مسلح کیا کہ وہ جس امر کو بہتر اور معروف (اور قوم کے لئے مفید) دیکھیں (اور  
 مخالف شرع (اصول میں نہ ہو) تو اسے جاری کریں۔ اور ان کو اس ابتداء کا ثواب  
 ملے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ اور اگر بعد ازاں کچھ نیا فائدہ حاصل ہو  
 اتبعہ المسلمون یكون مذكورا ولفتح هذا الباب لشرکت اقول  
 المختلین فی جمیع ما استنبطوا من الشریعہ واستحبوا لکونہ  
 لم یصح بہ الشریعۃ ولا قائل بذلك فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباح  
 لاصحابہ ان یستألفوا ما رآوا حسنا ثم انما یستألفون انما یستألفون انما یستألفون  
 ہو۔ مذکور نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ باب کہو لیا جائے تو بھر مجتہدین کے اقوال  
 جسے وہ انہوں نے شریعت سے استنباط کیا اور تحقّق بھی پایا۔ اور شریعت نے اس کی  
 تفریح نہیں کی ہے۔ اور نہ اس باری میں کوئی قول داروی۔ سب مردود ہو جائیں۔  
 حالانکہ یہاں کوئی نہیں کہتا ہے، اب مسلمانوں کو مولود شریف کے کار خیر اور مستحسن  
 و مستحب ہونے میں ہرگز کوئی شک ہونا چاہیے۔

ابین ابی یوسف نے ایک حدیث شریف۔ قول رسول صادق مصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 پر ختم کرنا ہوں۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں "ما رآہ المؤمنون حسنا فهو عند اللہ"  
 کہ جس امر کو مسلمانوں نے مستحسن سمجھ لیا۔ وہ خداوند جل جلالہ کے نزدیک بھی

یہ تو تحسن ہے۔ توجیب ذکر میلاد شریف میں شرعاً کوئی قباحت و معذوری نہیں لائق آتا بلکہ  
 سنجیدگی ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر شرفاً و غرباً تمام دنیا کے مسلمانوں و عامہ متصوفین  
 و محدثین بڑے بڑے علماء و فقیہان اور فاضل علمائے حرمین شریفین "بے محسن  
 باعث ثواب حسنات دارین اور موجب برکات کوشین سمجھ لیا تو وہ باقتضای ذراں کوئی  
 (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے عزوجل کے نزدیک ہی کیوں بہتر اور کیا غیر ہو گا  
 ضرور اور ضرور خدا کی نزدیک ہی محسن ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز الرحمن۔

ان مہن و سناں کے موجودہ طریقہ ذکر مسلمانوں کے بڑے اعتدالی ضرور ہوتے ہیں۔  
 مولود شریف میں ہر شخص کو ادب و تیز سے حاضر ہونا اور خوب رہنا۔ اور مولود خزان  
 کو صحیح صحیح روایات خلوص سے پڑھنا۔ اور حاضرین کو جی لگا کر سننا اور ضلوت و سلام  
 پڑھنا چاہیے۔ وما علینا الا ابلاغ۔ والسلام علی من اتبع الهدی  
 وصلى الله على حبيبہ ورسولہ والہ وصحبہ وصحبہ وحبہ و  
 بالاک ورحمہ وسلم

الراق  
 خادم قوم خاکسار "حسن" اذھیوا للعیس  
 ضلع پٹنہ



Handwritten text, mostly illegible due to extreme fading and bleed-through from the reverse side of the page. The text appears to be organized into several paragraphs, with some lines being more distinct than others. There are some darker, more legible fragments of text, possibly names or dates, scattered throughout the page.

ACC. No. 42944

AUTHOR.....حزق ايمان.....

TITLE..... *Spencer* ..... *8/25/1* .....

URDU STACKS

5922

292

44914

0.1. 1. 1. 4

1944

استغفار

Date \_\_\_\_\_

No.

Date \_\_\_\_\_

No.

URDU No. Date STAGE

THIS BOOK MUST

MAULANA  
AZAD  
LIBRARY



UNCLASSIFIED

ALIGARH  
MUSLIM  
UNIVERSITY

**-:RULES:-**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.